بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

قیامت صغری کا منظر..........عبرت پذیری کا فقدان

اللہ تبارک وتعالی نے مختلف ادوار میں منحرفین پر جو مختلف عذاب بھیجے اور مختلف اقوام کو جن آزمائشوں سے گزارا ان کے بارے میں خود اس نے کہا کہ یہ عبرت پذیری کے لئے ہوتا رہا ہے۔

پاکستان میں اس سال ماہ صیام کے آغاز پر اور اکتوبر کے مہینہ میں قوم جس آزمائش سے دوچار ہوئی وہ ارضی وسماوی آفات کے اعتبار سے پاکستان کی تاریخ کی سب سے بڑی آزمائش تھی۔شمال مغربی سرحدی صوبہ، آزاد کشمیر کے متعدد علاقے اور پنجاب کے بعض شہروں کو لپیٹ میں لینے والی یہ آفت و آزمائش قیامت صغری کا سماں باندھ گئی۔ حسین وادیوں میں بکھرے ہر طرف انسانی لاشے، اوندھے منہ گرے ہوئے مکانات، اجڑی ہوئی بستیاں، اور زخمیوں کی آہ وبکا، سبزہ زاروں اور کوہساروں کو اداس کرگئی۔

ولنبولنكم بشئى من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات کے سارے طریقوں سے قوم مسلم کے لاکھوں افراد آزمائے گئے۔اور ہزاروں شہادت پا گئے۔وبشر الصابرين کے درجہ پر سینکڑوں کو ترقی ملی مگر صبر واقعی صبر، (تلخ) ہے۔

نیک اور خداترس لوگوں نے مشکل کی اس گھڑی میں دل کھول کر عطیات دئے، نقد رقوم کے علاوہ ذاتی طور پر سامان کی ترسیل، تقسیم اور متاثرین کی نگہداشت کے لئے نوجوان دوڑ پڑے، مذہبی جماعتوں نے روایتی مذہبی جذبہ کے ساتھ بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیا، مدارس دینیہ کے طلبہ واساتذہ نے خود ورکر بن کر کام کیا، لاہور کی دو معروف دینی درسگاہوں، جامعہ نعیمیہ اور جامعہ نظامیہ کے مہتممین مفتی محمد سرفراز نعیمی، اور مولانا عطا المصطفی ابن مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، جبکہ، جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی کے شیخ الحدیث مولانا محمد اسحاق ظفر صاحب طلبہ اساتذہ اور مخیّرین کی ٹیموں کے ساتھ بنفس نفیس متاثرہ علاقوں میں پہنچ کر خدمت خلق میں رات دن مصروف رہے۔دیگر مسالک کے مدارس و جامعات کے طلبہ وعلماء نے بھی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوکر اپنے اپنے حلقہ اثر میں خوب خدمت کی، کراچی سے کشمور تک پورے ملک سے سامان سے لدی ہوئی

گاڑیوں نے ملک کی مین شاہراہوں کو جام کر دیا۔ ریلوے، پی آئی اے، ٹی سی ایس اور دیگر بعض ٹرانسپورٹرز نے سامان کی مفت ترسیل کا سلسلہ شروع کیا، بعض شہروں اور بستیوں میں خواتین نے اپنے زیور اور عید کے کپڑوں کی رقم عطیات میں جمع کرادی، بچوں نے عطیات جمع کرنے میں دلچسپی سے کام کیا اور اس طرح قوم کے ہر طبقے کے لوگ اپنے آفت زدہ بھائیوں کے لئے بے چین ہوکر دیدہ ودل نچھاور کرتے نظر آئے۔ بعض اسٹالوں پر سامان جمع کرانے والوں نے سامان کے علاوہ نقد نذرانوں کے ساتھ آنسوؤں کے نذرانے پیش کر کے سماں باندھ دیا۔ مساجد سے ائمہ وخطباء کی پرزور اپیلوں اور برمحل خطبات وتقاریر نے قوم میں ایثار وقربانی کی روح پھونک دی۔

سیکولر عناصر کی جانب سے مذہب سے بے گانہ کرنے کی کوششوں کی ناکامی کا منظر تو ہر شخص نے چشم وا سے ملاحظہ کیا۔ مگر کہیں کہیں مذہب سے بے گانگی کے اثرات بھی دیکھنے میں آئے، مثلاً، قیامت صغریٰ کی اس کیفیت میں جب کہ کفن کو کپڑا، غسل کو پانی اور تدفین کو وسائل و گورکن دستیاب نہ تھے، مرہم پٹی کو مسیحاؤں کے خزانے خالی ہوگئے تھے، ہر طرف آہیں اور سسکیاں تھیں اور کہیں شہروں کے شہر اور بستیوں کی بستیاں شہرِ خموشاں میں تبدیل ہو رہی تھیں، کچھ سفاک لوگ ان اجڑے گھروں اور لاشوں کے جسم ولباس سے زر وجواہر تلاش کر رہے تھے اور بلاخوف وخطر لوٹ مار کا بازار گرم کئے ہوئے تھے۔

دوسری جانب، قرب وجوار کی مارکیٹوں میں زندہ بچ رہنے والے تجار نے اپنی اجناس کی قیمتیں بڑھا کر نفع اندوزی کا موقع غنیمت ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ بسوں اور گاڑیوں کے کرایوں میں بعض سنگ دل ٹرانسپورٹرز نے من مانے اضافے کر کے خوب دولت بنائی، اور غیر ملکی امداد کے کنٹینرز سے مال چرانے اور اڑانے والوں نے خوب مال بنایا۔ چند دنوں ہی میں وہ متعدد غیر ملکی مصنوعات راولپنڈی اور اسلام آباد کی مارکیٹوں میں پھیل گئیں جو طویل فضائی سفر طے کر کے امداد کے طور پر سرزمین پاکستان پر اتری تھیں۔

بجلی پانی اور دیگر وسائل کے انقطاع کے باعث ہزاروں لوگ لقمہء اجل بن رہے تھے اور تاجروں کے مال بردار ٹرک مقامی پرچون فروشوں کی گرفت میں تھے۔ وہ جتنے میں چاہیں خریدیں اور جس بھاؤ چاہیں فروخت کریں۔

انسانی ہمدردی کے ناطے جو امدادی سامان صوبہ سندھ بلوچستان اور پنجاب کے بعض

علاقوں سے اکٹھا کیا گیا اس کا عشر عشیر بھی اگر بروقت متاثرین تک پہنچ جاتا تو زخموں کا مرہم بن سکتا تھا مگر افسوس کہ اس کی ترسیل تاخیر۔ اور تقسیم سیاست، کی نذر ہوتی رہی۔ ہمارے ایک متاثر دوست نے بتایا کہ اوگی ضلع مانسہرہ کے لوگوں میں اس بات پر تکرار ہوگئی کہ چونکہ آپ نے مخالف امیدوار کو ووٹ دئے تھے لہذا امدادی سامان بھی اسی سے مانگو، اور کامیاب امیدوار کے حامیوں نے امداد طلب کرنیوالوں کو ووٹ نہ دینے کی سزا اور انتقام کا یہ موقع غنیمت جانا۔

اس قیامت خیز تباہی کے موقع پر قوم کے ضمیر کی یہ صورتحال قوم کو مذہب سے بے گانہ کرنے اور زر پرست بنانے کی کوششوں کا شاخسانہ ہے۔قومی سوچ ختم ہوجانے کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ قوم کو تعصب کی جس دلدل میں دھکیلا گیا اور ایک قوم کی بجائے کثیر القومی ہونے کی جو پٹی پڑھائی گئی، مذہب سے بے گانگی کا جو بیج بویا گیا یہ گل اسی نے کھلایا کہ آزمائش کی اس گھڑی میں قوم من حیث القوم آزمائش پر پوری اترنے میں ناکام رہی۔ مرنے والوں کے تن سے کپڑے زیور اور گھڑیاں اتار لینے کی جرات زر پرست لامذہبیت ہی عطا کرتی ہے مذہب تو اس سے گریز اجتناب اور استغفار کا درس دیتا ہے۔ ولا تاكلوا اموالكم بينكم بالباطل..........

آزمائش کی اس گھڑی میں حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے کی لاف زنی بھی مذہب نہیں سکھاتا بلکہ وہ تو ربنا ولاتحملنا مالا طاقة لنا به کی عاجزی وانکساری کا درس دیتا ہے۔اور آزمائش میں واعف عنا واغفرلنا وارحمنا .... کی التجاؤں کا سہارا لینے کی تاکید کرتا ہے۔

اللہ رب العالمین ہمیں اس سانحہ عظیمہ سے عبرت حاصل کرنے اور اپنے قول وفعل اور کردار کا قبلہ درست کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

ماہنامہ نور الحبیب

ماہ بماہ تازہ مضامین کا عمدہ انتخاب

جدید مسائل ومعاملات پر خوبصورت تبصرے اور تحریریں

شائع کردہ: دار العلوم حنفیہ فریدیہ - بصیر پور